قرآن کا دُکھ

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے سورہ البقرہ میں فرمایا:

ذلک الکتب لا ریب فیہ ھدی للمتقین

یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔قرآن کی پہلی گفتگو اپنے بارے میں جب کھلتی ہے سورہ فاتحہ کے بعد......سورہ فاتحہ تو پورے قرآن کی جان ہے پورے قرآن کا سرچشمہ ہے۔سورہ فاتحہ کے بعد اللہ نے جو پہلی باقاعدہ گفتگو کی ہے انسان سے وہ الـــــم کے بعد یہ ہے۔یہ پہلا کلام ہے اللہ کا انسان سے ''ذلک الکتب لا ریب فیہ'' یہ وہ کتاب تم شروع کرنے لگے ہو جس میں کوئی شک نہیں،جس کے اندر کوئی کمی نہیں ہے،جس کے اندر کوئی کوتاہی نہیں ہے،جس کے اندر کوئی کسی قسم کی غلطی نہیں ہے،نہ گنجائش ہے بس یہ ذہن میں رکھو یہ بغیر شک کے پڑھنے والی کتاب ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ آج جو ہم نے قرآن کا حال کر دیا ہے کہ:

آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں،طاقوں میں سجایا جاتا ہوں

تعویذ بنایا جاتا ہوں،دھو دھوکر پلایا جاتا ہوں

کسی بزم میں مجھ کو پیار نہیں،کسی عرس میں میری دھوم نہیں

پھر بھی اکیلا رہتا ہوں، مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

قرآن کی یہ فریاد ہے کہ میرا حال آج تم لوگوں نے یہ کر دیا ہے کہ مجھے تعویذ بنا کر اپنے گلے میں پہن لیتے ہو اپنے بازو میں باندھ لیتے ہو،کاغذ پر لکھ کر جگ میں ڈال کر پینا شروع کر دیتے ہو،کیا میرا مقصد یہی تھا تو قرآن نے یہ فریاد کی ہے کہ میں اتنی اعلیٰ کتاب تھا اتنی برکتوں والی کتاب تھا لیکن جو میرے ساتھ حشر ہو رہا ہے میرے سے بھی مظلوم کتاب کوئی نہیں۔سب سے زیادہ دنیا میں پڑھی جانے والی کتاب قرآن ہے لیکن یہی کتاب سب سے زیادہ بغیر سمجھ کر پڑھی جاتی ہے۔

قرآن پاک کو پڑھنے کے کچھ انداز ہیں:

(۱) پہلا انداز قرآن کا ناظرہ والا ہے جو لوگ ناظرہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اور آرام،آرام سے پڑھتے ہیں۔

(۲) دوسرا قرآن کا انداز حفاظ کا انداز ہے،حفظ والے تیز پڑھتے ہیں،حفظ کا انداز اور ہوتا ہے،گھٹنا ایک کھڑا کیا ہوتا ہے اور مسلسل ہل کر فر فر پڑھتے رہتے ہیں۔

(۳) تیسرا انداز قرآن کو جو پڑھنے کا ہے وہ قاری حضرات کا ہے،بہترین انداز میں اُونچائی،نیچائی کا خیال رکھیں گے اور جب وہ ساؤنڈ سسٹم میں قرآن پڑھتے ہیں تو لوگ عش عش کر اُٹھتے ہیں اور عجیب وغریب وارفتگی طاری ہو جاتی ہے۔

یہ تینوں انداز اللہ کو مطلوب نہیں، اچھے ہیں پڑھنا چاہئے، ناظرہ سے ضرور پڑھیں، حفظ کے انداز میں، قاری کے انداز میں ضرور پڑھیں لیکن یہ اللہ کو مطلوب نہیں اللہ کو مطلوب ہے سمجھ کر پڑھیں اُس کے لئے اللہ نے قرآن میں جا بجا اشارے کیے:

افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا

کیا تم قرآن پر غور و فکر نہیں کرتے کیا تمہارے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں؟؟؟؟؟

ہم نے قرآن کو آسان بنایا: **ولقد یسرنا القرآن فھل ممدبر**........ کوئی ہے جو اس پر غور کرے۔ اللہ کو مطلوب دلچسپی تھی، بہت گہری توجہ سے میرے بندے مجھے پڑھیں۔ آج تینوں انداز ہمارے اندر رائج ہیں اور جو سوچ کر، سمجھ کر پڑھنے کا معاملہ تھا وہ کب کا جا چکا ہے علامہ اقبال نے ماتم کیا اور آپ نے فارسی میں ایک شعر کہا ہے، آپ کی اصل شاعری فارسی میں ہے اُردو میں ایک پرسنٹ ہے ۹۹٪ شاعری فارسی میں ہے اور اُس کے اندر آپ نے راز کھولے ہیں آپ فرماتے ہیں میں صوفی اور مُلا کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جو قرآن یہ پڑھا رہے ہیں خدا کی سوچ میں ہے کہ قرآن تو میں نے نازل ہی نہیں کیا اور مصطفیٰ بھی سوچ رہے ہیں کہ قرآن تو میں نے امت کو دیا ہی نہیں اور جبرائیل بھی پریشان ہے کہ اس طرح کا قرآن میں نے اللہ سے محمد کو دیا ہی نہیں تھا یہ کس طرح کا قرآن صوفی اور مُلا پڑھا رہا ہے تو جبرائیل کہہ رہا ہے میرا سلام ہے تم پر، خدا بھی کہہ رہا ہے میرا قرآن کس طرح کا تھا تو نے کس طرح کا کر دیا ہے، مصطفیٰ بھی دیکھ رہے ہیں کہ میرے قرآن کا کیا حشر کر رہے ہو، جبرائیل بھی پریشان ہو رہا ہے کہ میں نے تو ایسا قرآن نہیں لا کر دیا تھا تو آج ہمارا بھی حال کچھ اس طرح کا ہے، ریٹ طے ہوئے ہیں قرآن پاک کے اور لوگ جب آتے ہیں ایصالِ ثواب کے لئے قرآن پڑھوانے تو قاری حضرات پوچھتے ہیں اڑھائی سو والا قرآن پڑھوانا ہے یا دو سو والا، جتنے کا پڑھوانا ہے اُتنے کا پڑھوا دیتے ہیں تو جس قوم کی یہ حالت ہو اُس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔ خدا کی قسم ہم بڑے خوش نصیب لوگ ہیں اس لئے کہ آج ہمارے پاس قرآن بڑی خوبصورت حالت میں ہے، یہ آئیڈل ہے، چھپا ہوا بہترین، جلد ہوا، رنگین قرآن، تلاوت کے لئے پڑھنا آسان، موٹے موٹے حروف، نیچے ترجمہ لکھا ہوا اور علماء نے تفسیریں کر کر کے اُردو بازار بھر دیئے، تفسیریں لکھنے پر لوگوں کی زندگیاں لگ گئیں یہ آئیڈیل ہے پہلے ایسے نہیں تھا صحابہ کرام نے بڑی مشکل سے قرآن لیا ہے ایک صحابی رسول تھے قرآن کے نزول کا جب وقت تھا اور حضور ﷺ مدینہ میں تھے یہ مدینہ سے کافی فاصلے پر رہتے تھے اور مکہ میں رہتے تھے یہ روز صبح وقت نکال کر مدینہ اور مکہ کے راستے میں بیٹھ جاتے اور جو مسافر گزرتا اُس سے پوچھتے محترم آپ مدینہ سے آ رہے ہیں اگر وہ کہتے ہاں میں مدینہ سے آ رہا ہوں تو ان سے کہتے اگر کوئی آیت نازل ہوئی ہے تو مجھے بتائیں میں اُسے لکھ لوں باقاعدہ صفحہ رکھا ہوتا اور قلم ہاتھ میں رکھا ہوتا انتظار کرتے کب کوئی مسافر گزرے اور اُن سے قرآن کی آیت لوں اس طرح اُنہوں نے زندگی میں کافی زیادہ قرآن جمع کر لیے تو آپ اندازہ کر لیں جن لوگوں کو قرآن کی قدر تھی وہ کس طرح راستہ میں کھڑے ہو ہو کر قرآن کی تعلیم لیا کرتے تھے اور آج لوگ

مفت پڑھانے کے لئے تیار ہیں۔حضرت صاحب فرما رہے تھے یہ قوم آج جس حالت پر جا چکی ہے اس پر جتنا دُکھ کیا جائے آپ سارے شہر میں بینر لگوائیں اگر اور لکھیں اُن بینرز کے اوپر کہ ہم فری قرآن پڑھائیں گے اور اعلیٰ پڑھائیں گے پتہ کتنے لوگ آئیں گے صرف دو یا تین کوئی قرآن پڑھنا نہیں چاہتا، کوئی قرآن کی طرف غور کرنا ہی نہیں چاہتا۔FSC.BSC.MSC کے بینرز لگوائیں لوگ چالیس چالیس ہزار لے کر آجائیں گے کہ ہمارے بچوں کو بھی پڑھا دیں۔ یہ ظلم عظیم جب سے ہم نے کر دیا ہے قرآن کا جو حشر جو آج کر دیا ہے ہم اسی لئے عذابوں کا شکار ہو رہے ہیں۔لہذا یہ شعور ہے جو قرآن آسان کورس بیان کرتا ہے اور قرآن آسان کورس کا مقصد ہے کہ ہم محبت اور پیار دل میں ڈال دیں اور لوگوں کی زندگیاں قرآن کی طرف آجائیں۔ پھر یہ لوگ بڑے عجیب ہوتے تھے یہ لوگ جب قرآن پڑھتے تھے تو ان کے آنسو نہیں رکتے تھے ان کے جسم کے بال کھڑے ہو جاتے تھے، یہ تڑپتے تھے، یہ قرآن کو سُن سُن کر اش اش کر اُٹھتے تھے اور ان کا جسم اور دل قرآن کے ساتھ راغب ہوتا تھا لہذا اصحابہ کرام نے جس طرح قرآن پڑھا، جس طرح قرآن کو حاصل کیا آج ہمیں بھی اُسی جذبے کی ضرورت ہے۔آج ہمارے پاس قرآن تو موجود ہیں چھپے ہوئے ہیں لاکھوں کی تعداد میں ہیں، ہر گھر میں قرآن پڑھا ہے لیکن یہ سینے خالی ہیں، یہ آنکھیں خشک ہیں ان کے اندر کوئی تری نہیں ہے اور قرآن کو پڑھتے ہوئے ہمیں کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا وہ قرآن جب عمر پڑھتا تو قرآن پڑتے ہوئے بے ہوش ہو جاتا کہ دو آیتیں پڑھتے پڑھتے آنسو بہہ جاتے اور آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہم پر اثر نہیں کرتا اُس کی وجہ یہ ہے کہ ہم قرآن کو ایک زندہ حقیقت نہیں سمجھتے ہم کہتے ہیں یہ کتاب ہے اس کو پڑھا کرو کیا یہ ثواب کے لئے آیا ہے اس سے زیادہ قرآن سے کسی کا تعلق نہیں ہے۔زندہ حقیقت کے طور پر نہیں جانتے تو قرآن بھی ہمارے ساتھ اُس طرح سے نہیں ہے۔کیا ہمارا یہ ایمان ہے کہ قرآن کی ہر آیت آج بھی وہی ہے جو حضورﷺ پر نازل ہوئی؟ تو پھر کیوں نہیں ہمارے آنسو بہتے اور کیوں ہمارے دلوں کی دھڑکنیں تیز نہیں ہوتیں قرآن پڑھتے ہوئے کیا قرآن بدل گیا ہے؟ کیا قرآن کی آیتیں بدل گئیں؟ کیا قرآن کے حروف بدل گئے ہیں؟ نہیں قرآن نہیں بدلا، ہم بدل گئے ہیں۔ہمیں کسی نے صحیح طرح قرآن پڑھایا نہیں، ہمیں کسی نے صحیح طرح قرآن کے بارے میں گائیڈ نہیں کیا ورنہ یہ وہی قرآن ہے جو عبداللہ بن عمر پڑھتے رہے، یہ وہی قرآن ہے جو امام حسینؓ نے نیزہ کی نوک پر پڑھا تھا، یہ وہی قرآن ہے جو حضورﷺ اپنی نمازوں میں پڑھتے رہے، یہ وہی قرآن ہے جو سیدہ فاطمۃُ الزہرہ پڑھتی رہیں، جو سیدہ عائشہ پڑھتی رہیں لیکن آج سینے خالی ہو گئے، آنکھیں پتھر ہو گئیں دلوں کے اندر صحابہ کرام کا عشق نہ رہا کیونکہ لوگ اسے زندہ حقیقت نہیں سمجھتے.....یہ کوئی کتاب ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے تو ایک سوال ہے جس کا جواب میں چالیس دنوں میں دے دوں گا کیا وہی قرآن کا پڑھنا جو صحابہ پڑھا کرتے تھے کیا وہ واپس آسکتا ہے؟ کیا اُسی طرح قرآن کو پڑھا جا سکتا ہے جس طرح صحابہ کرام پڑھا کرتے تھے اس سوال کا جواب ہم چالیس دنوں میں دیں گے کہ ہم اُسی طرح قرآن کی طرف واپس جائیں جو اُس دور میں تھا.....واپس اُسی دور میں چلے جائیں اور قرآن کے ساتھ وہی رابطہ بنا لیں جو

اصل میں صحابہ کرام نے جوڑا ہوا تھا ہم اس کا جواب لیں گے اللہ سے اور دعا کریں گے اللہ ہمیں وہی جذبہ دے دیں جو صحابہ کرام کے پاس تھا جس طرح وہ قرآن پڑھا کرتے تھے اُس کا ایک رتبہ اور ایک قطرہ ہی ہمیں مل جائے تو بھی کافی ہے یہ اصل میں قرآن آسان کورس کا مقصد ہے۔

قرآن پوری دنیا ہے پوری ہسٹری (History) ہے عمارت کی طرح ہے قرآن اور جب آپ اس کے اندر داخل ہوں گے پہلی بات تو یہ کہ یہ اپنے اندر کسی کو داخل نہیں ہونے دیتا یہ بڑا عزت والا ہے۔ ذلک الکتب لا ریب فیہ ھدی للمتقین کا تالا لگایا ہوا ہے اس نے۔ تالا کھولو پھر اندر آ سکتے ہو ہم نے اس کے اندر جانا ہے اور اس کے لئے اپنے رب سے دعا بھی کرنی ہے کہ مولا کوشش میری ہے آگے برکت تیری ہے۔ کوشش میری ہے آگے رحمت تیری ہے، کوشش میری ہے آگے عنایت تیری ہے، کوشش میری ہے آگے فضیلت تیری ہے تو مجھے دے دے گا تو میں تیرا بڑا احسان مند ہوں گا یہ دعا اللہ سے ساتھ ساتھ کرنی ہے کیونکہ اللہ کی بارگاہ سے یہ فضل اور کرم آتا ہے اور وہی کیفیات جو صحابہ کے اندر تھیں ہمیں اللہ وہ عطا فرمائے جو قرآن کو پڑھنے کے لئے ضروری ہے۔

قرآن کو پڑھنے کی شرائط:

(۱) قرآن کو اللہ کا کلام سمجھ کر پڑھا جائے کیا نکہ جب کوئی یہ سوچے گا کہ یہ اللہ کا کلام ہے تو اُس کے دل میں ہیبت پیدا ہوگی، عظمت پیدا ہوگی اور دل میں اُس کا پیار پیدا ہوگا کہ میں اپنے رب کا کلام پڑھ رہا ہوں تو اللہ کا کلام سمجھ کر پڑھا جائے۔

(۲) قرآن کو اُس طرح پڑھا جائے جس طرح قرآن چاہتا ہے اپنی مرضی چھوڑ دیں قرآن جس طرح چاہتا ہے مجھے پڑھو اُس طرح پڑھا جائے قرآن ایک طرف کہتا ہے۔ ورتل القرآن ترتیلا'' جب قرآن کی تلاوت کرو تو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ کوئی ضروری نہیں ہے کہ ہم روز ایک سپارہ پڑھیں یا دو رکوع پڑھنا ہم پر لازم نہیں ہے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا ہے اور تدبر کے ساتھ پڑھنا ہے، سمجھنا ہے۔

(۳) جب بھی قرآن پڑھیں تو اُس کا موجودہ حالات کے ساتھ موازنہ کر کے پڑھیں کہ یہ قرآن کیا کہہ رہا ہے اور میرے حالات کیا ہیں، میری اس وقت حالت کیا ہے یہ جذبہ اگر اندر آ گیا تو مبارک ہو آپ قرآن کے سینے سے فیض لینے کے اہل بن گئے ہیں۔

اگر آپ کی روٹین یہ بنتی ہے تو پھر آپ کا دل نہیں چاہے گا کہ میں قرآن کو چھوڑوں آپ کو مزا آئے گا۔

قرآن کیا ہے؟

قرآن اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے، قرآن نور ہے، قرآن روشنی ہے، قرآن شفا ہے، قرآن ہدایت ہے۔ یہ تعارف ہونا چاہئے جس کے ساتھ چالیس دن گزرنے ہیں اُس کا تعارف بھی تو ہو، یہ کیا ہے، یہ کون ہے ...... یہ سب سے بڑی اللہ کی نعمت ہے جس کے لئے آقا ﷺ نے اتنی تکلیفیں برداشت کیں اور حضور ﷺ نے اُمت کو جو سب سے بڑا تحفہ دیا وہ قرآن پاک ہے یہ ہدایت ہے، نور ہے، روشنی ہے تمہارے لئے نفس کے خطرات سے بچاؤ ہے'' قرآن اللہ کی مدد ہے''، ہمیں ہر حالت میں مدد چاہئے، ہم چھوٹے تھے تو ہمیں مدد

چاہئے تھی، ہم بڑے ہوئے ہمیں مدد چاہئے، ہمیں غریبی میں مدد چاہئے، ہمیں امیری میں مدد چاہئے، بیماری میں مدد چاہئے، بچوں کے ساتھ مدد چاہئے، شادیوں میں مدد چاہئے، ہمیں مرنے کے لئے مدد چاہئے، ہمیں قبر میں بھی مدد چاہئے، ہمیں قیامت کے دن بھی مدد چاہئے اور وہ مدد قرآن پاک ہے۔ یہ قرآن ہے اس کے ساتھ جب جسم اور روح کی جب سپردگی ہوگی تو پھر ایک لنک (**link**) پیدا ہوگا اور چین نہیں آئے گا قرآن کو پڑھے، سنے بغیر اور یہ جو ہمیں نشہ چڑھا ہو ہے یہ قرآن کا ہی نشہ ہے۔ اپنے آپ کو قرآن کے سپرد کرو پھر دیکھو یہ تمہیں کہاں سے کہاں لے جاتا ہے۔

آقا علیہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قرآن کو پڑھنے والا، سمجھنے والا، قرآن کے معنی اور مفہوم پر غور کرنے والا عزت دار فرشتوں جیسا ہے۔

قرآں عزت اور عظمت والی کتاب ہے کیونکہ یہ وہی قرآن ہے جو اپنے بارے میں کہتا ہے اگر میں کسی پہاڑ پر نازل ہوتا، وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا وہ ٹوٹ جاتا میرا وزن نہ برداشت کرتا لیکن تم کتنے خوش نصیب ہو میں تمہارے سامنے کُھلا ہوا ہوں اور تم مجھے پڑھنے کی سمجھنے کی سعادت حاصل کررہے ہو اس پر شکر ادا کریں، بے حساب عظمت ہے اتنی عظیم کتاب ہے کلام کرتی تو نے مجھے کرم دیا، تجھے مجھے کھولنے کی توفیق ملی ہے۔

قرآن پاک کو سمجھنے میں رکاوٹیں:

قرآن پاک کو سمجھنے میں رکاوٹیں اس لئے آتی ہیں کہ یہ ایک عظیم خزانہ ہے۔ آپ نے موویز کے اندر، ڈراموں میں، ناولز میں خزانہ لینے والوں کے بارے میں دیکھا اور پڑھا ہوگا تو کیا وہ آسانی سے ملتا ہے۔ پہاڑوں کے اندر سے، غاروں کے اندر سے دریاؤں کے اندر سے وہ ٹیم روانہ ہوتی ہے، راستہ میں کتنے لوگ مرجاتے ہیں ایک یا دو لوگ خزانہ تک پہنچتے ہیں اور شاید اُسے بھی خزانہ نہ ملے تو خزانوں کے ساتھ بڑی مشکلات ہوتی ہیں، قرآن پاک بھی ایک عظیم خزانہ ہے، ہر بندہ اس خزانہ کو نہیں اٹھا سکتا، ہر بندہ اس خزانہ سے حصہ نہیں پا سکتا، ہر بندہ اس خزانہ کو اپنی جھولی میں نہیں بھر سکتا۔

کون سے لوگ ہیں جو اس خزانہ کی طرف جاتے تو ہیں لیکن فارغ ہو جاتے ہیں؟

(۱) بہت سارے لوگ ایسے ہیں جن کے قریب قرآن پڑھا ہوتا ہے لیکن قرآن نہیں کھولتے، پاس پڑا ہوتا ہے لیکن کھولنے کی زحمت نہیں کرتے وہ زحمت نہیں کرتے بلکہ قرآن اُنہیں اپنے قریب نہیں آنے دیتا۔ قرآن بڑا ہے اُن سے وہ چھوٹے ہیں لہٰذا اُن کی کیا مجال کہ قرآن کو نہ پڑھیں قرآن اُنہیں اپنے قریب نہیں آنے دیتا، اُنہیں کھولنے نہیں دیتا۔

(۲) جو لوگ قرآن کو کھول لیتے ہیں جونہی پڑھنا شروع کرتے ہیں ساتھ ہی دل کہیں اور روانہ ہو جاتا ہے یہ لوگ بھی قرآن کی برکت سے محرام ہیں ان کا قرآن کی برکت سے کوئی تعلق نہیں وہ بھی اس خزانہ سے دور رہتے ہیں۔

(۳) بعض وہ ہوتے ہیں جو بڑے انہماک سے پڑھتے ہیں، بڑے غور سے پڑھتے ہیں لیکن ترجمہ نہیں کیونکہ پڑھتے لہٰذا وہ بھی خزانہ سے دور ہوتے ہیں، پڑھ تو رہے ہیں لیکن کچھ نہیں ملا۔

(۴) قرآن اُن کو بھی نہیں ملا جو بڑی ترتیب سے پڑھتے چلے جارہے ہیں، قرآن پڑھا، ترجمہ بھی پڑھا لیکن ترجمہ کو سمجھا نہیں تو قرآن کا دروازہ اُس کے لئے بھی نہیں کھلا تو قرآن کا خزانہ اُسے بھی نہیں ملا۔

تو مولا پھر یہ ملے گا کسے؟ یہ اُسے ملتا ہے جو مکمل لگن کے ساتھ کتنے عرصہ تک قرآن کے ساتھ لگا رہتا ہے، مکمل لگن، مکمل سوچ کی ایک خاص سوئی لے کر، سوچ کی ایک خاص ٹارچ لے کر، سوچ کا ایک خاص رُخ لے کر وہ قرآن کے پیچھے پڑ جاتا ہے وہ کہتا ہے لینا ہی لینا ہے میں نے تم سے، پھر قرآن کہتا ہے اچھا تو اتنی محبت دکھا رہا ہے تو آ پھر قرآن پھر خود اُسے اپنے سینے سے لگاتا ہے۔ پھر قرآن محبت کرتا ہے، پھر وہ چھوڑنے نہیں دیتا۔ وہ کبھی گارڈن ٹاؤں میں درس شروع کروائے گا، کبھی سمبڑیال، کبھی لاہور، کبھی عالم القرآن کورس شروع کروائے گا، کبھی قرآن آسان کورس شروع کروائے گا، کبھی آیئے دین سیکھئے کورس میں قرآن کھلے گا تو کبھی تین مہینے کی چھٹیوں میں قرآن کھلے گا اور کبھی صبح فجر کے بعد قرآن کھلے گا ہماری جان چھوٹنے والی نہیں، مسلسل کوشش اور سوئی لے کر، ٹارچ لے تر جو پیچھے پڑے اُسے قرآن اپنا سینہ کھول کر سب کچھ عطا کر دیتا ہے۔ باقی سب فارغ ہیں اُن کا کوئی تعلق نہیں قرآن سے یہ اللہ کا اتنا قیمتی خزانہ یہ اتنا سستا نہیں بک رہا اس پر اللہ نے بڑی بڑی پابندیاں لگائیں، بڑے بڑے فرشتے اس کی حفاظت پر مامور ہیں، نورانی فرشتے اس پر ڈیوٹی دے رہے ہیں، ہر بندہ قرآن کے ساتھ نہیں ہے۔

آپ قرآن سے اتنا ہی لے سکتے ہیں جتنا آپ کا ظرف ہے آپ کے دل کا برتن جتنا وسیع ہے بس اتنا قرآن ملے گا آپ کو۔ آپ اپنے دل کا برتن وسیع کریں اللہ کی ساری رحمتیں اس کے اندر ہیں، آپ دل کا برتن وسیع کریں حضور کی ذات بھی اسی کے اندر ہے، آپ دل کا برتن وسیع کریں فرشتوں کے نام بھی اسی کے اندر ہیں، آپ دل کا برتن وسیع کریں سارے نبیوں کی داستانیں یہ بیان کرے گا، ساری زمین کی گفتگو کر سکتا ہے، قرآن کے علوم آسمانوں کے علوم سے بھی اُوپر ہیں، قرآن کے علام زمینوں کے علام سے بھی اُوپر ہیں، قرآن کے علوم دریاؤں اور سمندروں سے بھی زیادہ ہیں، قرآن کے علوم ریت کے ذروں سے بھی زیادہ ہیں تم اپنے دل کا سمندر کھولو اور پھر جذب کرو۔

قرآن کو کچھ نہ کہو تمہارا اپنا قصور ہے تم اسے سمجھ کر نہیں پڑھتے، قرآن سے کیا ملا، جب قرآن لے کر بیٹھے تھے تو کیا سوچ تھی۔ قرآن کے لئے ایک لفظ استعمال ہوتا ہے جسے تلاوت کہتے ہیں اس لفظ کا مطلب سمجھ لیں عام طور پر ہم اسے تلاوت کہتے ہیں اس کی گہرائی میں نہیں جاتے تلاوت گرائمر کے اندر ’’ایسے عمل کو کہتے ہیں جس میں جسم اور روح، دماغ اور دل یہ ایک جگہ پر اکٹھے ہو جائیں ایسے عمل کو تلاوت کہتے ہیں‘‘

دنیا کے بہترین سکالر کی کتاب اُٹھائیں اُس کے لئے تلاوت کا لفظ استعمال نہیں ہوتا، جس نے دس پی ایچ ڈی کر کے کتاب لکھی ہے اور اتنی محنت کر کے لکھی ہے اور حضرت جنید بغدادی کی وہ کتاب جو آپ نے تصوف کے موضوع پر چھتیس سال لگا کر لکھی اُس کتاب کو پڑھنے کا نام بھی تلاوت نہیں ہوسکتا۔ تلاوت کا لفظ صرف قرآن پاک کے ساتھ ہے۔ اس لفظ کو کسی اور کتاب کے ساتھ منسوب کرنا گناہ ہے۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں کیمسٹری، بائیولوجی، اُردو کی تلاوت کرلوں، تلاوت صرف قرآن کی ہوسکتی ہے تو پتہ چلا تلاوت دل، دماغ، روح اور جسم کا ایک مرکز پر جمع ہونے کا نام ہے یعنی تلاوت جب ہوگی تو فوراً زبان حرکت میں آئے گی، زبان پڑھے گی ذہن غور کرے گا، دل اثر قبول کرے گا، آنکھیں آنسوؤں سے بھر جائیں گی، کان کانپنے لگیں گے اور رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے، بال کھڑے ہوجائیں گے اور سر اللہ کی رحمت کی گود میں چلا جائے گا یہ ہے تلاوت..... یہ سب کچھ ہوا ایک ایک آیت کے اُوپر ایسی حالت ہو تو پھر تم تلاوت کر رہے ہو اللہ کا شکر ہے کہ آج اُسنی ہمیں یہ سمجھا دیا، تھوڑا سہی زیادہ سہی کبھی تو عمل کی توفیق جائے گی چاہے زندگی کے آخری دن ہی مل جائے لیکن ایسی تلاوت ایک دن ہو ہو جائے کہ اسی طرح حال ہو جائے، جیسے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: ایک صحابی سے کہ یہ کیا کر رہے ہیں کہا تلاوت کر رہا ہوں فرمایا تلاوت تو کر رہے ہو پر آنسو کہاں ہیں، یہ تلاوت نہیں صحابہ تو ایسے قرآن نہیں پڑھا کرتے تھے تو پتہ چلا حضور بھی تلاوت کا اصل مفہوم سمجھا رہے تھے، تلاوت کا رنگ سمجھا رہے تھے کہ یہ تلاوت ہے۔ سوچیں میں قرآن کیوں پڑھ رہا ہوں اس لئے پڑھ رہا ہوں کہ اپنے رب کی رحمت پا جاؤں، اپنے رب کے ساتھ کلام کرلوں، اپنے رب کے ساتھ عزت لے لوں۔ اللہ ہمیں قرآن کا سچا شوق عطا فرمائے (آمین)